سوال

(266) بیعانہ کی شرعی حیثیت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خرید وفروخت کرتے وقت جب سودا طے کرلیا جاتا ہے تو خریدار، فروخت کنندہ کو کچھ رقم موقع پر ادا کر دیتا ہے تاکہ فروخت کنندہ اس چیز کو آگے فروخت نہ کرے، اس وقت فریقین یہ شرط طے کرتے ہیں کہ اگر خریدار نے بقیہ رقم ادا کر کے یہ چیز اپنے قبضہ میں نہ لی تو اس کی پیشگی ادا کردہ رقم ضبط کرلی جائے گی اور اگر فروخت کنندہ اس سے منحرف ہوا تو اسے پیشگی رقم کا دوگنا ادا کرنا ہوگا، اس طرح جو رقم پہلے ادا کی جاتی ہے اسے بیعانہ کہتے ہیں، اس خرید وفروخت کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس شرط پر خرید وفروخت کرنا کہ اگر بقیہ رقم ادا کر کے چیز کو اپنے قبضہ میں نہ لیا گیا تو پیشگی دیا ہوا بیعانہ مارلیا جائے گا، جائز نہیں ہے۔ اس قسم کی خرید وفروخت کو شرع نے حرام قرار دیا ہے، چنانچہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع عربان سے منع فرمایا ہے۔[1] حدیث میں بیع عربان کی وضاحت بایں طور کی گئی ہے کہ آدمی کسی چیز کا سودا کرے اور فروخت کنندہ کو کچھ رقم پیشگی ادا کر کے کہے ''اگر میں نے یہ چیز لے لی تو ٹھیک بصورت دیگر ادا کردہ پیشگی رقم تیری ہوگی۔'' اس قسم کی خرید وفروخت کے متعلق اگرچہ فقہا کا اختلاف ہے تاہم ہمارا رجحان یہ ہے کہ ناجائز شرط اور دھوکے کی وجہ سے اس قسم کی خرید وفروخت ناجائز اور حرام ہے اور یہ کسی کا مال ناجائز طریقہ سے کھانے میں شامل ہے۔ نیز بیع فسخ ہونے کی صورت میں بیچنے والا جو رقم ضبط کرتا ہے اس کے عوض وہ خریدار کو کوئی مال یا فائدہ مہیا نہیں کرتا اور بغیر معاوضے کے کسی کا مال لینا جائز نہیں۔ علاوہ ازیں کسی معقول وجہ کی بنیاد پر بیع واپس لینا ثواب کا کام ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے: ''جو شخص کسی مسلمان کی بیع واپس کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے گناہ معاف فرما دے گا۔''[2] اس حدیث کی سند کو علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح قرار دیا ہے۔[3]

لیکن بیعانہ کی شرط اس لیے عائد کی جاتی ہے کہ خریدار، خریدی ہوئی چیز واپس نہ کر دے، اگر ایسا کرتا ہے تو اس کی پیشگی ادا کردہ رقم ضبط کرلی جاتی ہے، ایسا کرنا نیکی سے پہلو تہی ہے جسے کسی بھی صورت میں اچھا نہیں کہا جا سکتا، لیکن یہ بھلے وقتوں کی بات ہے جب لوگ سادہ مزاج اور امانت دار تھے، اب ہمارے اس پُر فتن دور میں جھوٹ، فریب، دغا بازی، ہوشیاری اور چالاکی لوگوں کے رگ وریشہ میں رچی بسی ہے، اکثر طور پر اس سلسلہ میں درج ذیل صورتیں سامنے آتی ہیں:

1 ایک آدمی کسی سے تین ماہ تک رقم کی ادائیگی پر کوئی چیز خرید لیتا ہے اور فروخت کنندہ کو زر بیعانہ بھی ادا کر دیتا ہے تاکہ وہ اس چیز کو آگے فروخت نہ کرے لیکن ایک ماہ بعد اس چیز کا بھاؤ چڑھ جاتا ہے، اتفاق سے اسے کوئی گاہک بھی میسر آ جاتا ہے، وہ اپنے پہلے وعدے سے منحرف ہو کر دوسرے گاہک کو چیز فروخت کر دیتا ہے اور زر بیعانہ دوگنا کر کے پہلے شخص کو ادا کر دیتا ہے، اس کے باوجود اسے بچت ہو جاتی ہے۔

2 بعض اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ کوئی تیسرا آدمی خریدار کو خراب کرنا چاہتا ہے ، وہ فروخت کنندہ کے پاس آکر کہتا ہے کہ تم اتنی قیمت میں وہ چیز مجھے دے دو، میں تمہیں پہلے خریدار کا زر بیعانہ بھی ادا کردیتا ہوں حالانکہ پہلے خریدار کو وہی چیز اس سے ارزاں نرخ پر ملتی تھی لیکن وہ اپنے وعدے پر قائم ہے ، اس طرح خریدار کو نقصان ہوتا ہے ۔

3 ایک آدمی نے کسی دوسرے شخص کو کوئی چیز فروخت کی ، دوتین ماہ تک اس کی قیمت وصول کرنے کی شرط کرلیتا ہے اور خریدار سے کچھ زر بیعانہ بھی وصول کرلیتا ہے ، اس دوران خریدار کو وہی چیز کسی دوسرے سے ارزاں قیمت پر مل جاتی ہے تو وہ اپنے زر بیعانہ کی پروا کیے بغیر اپنے وعدے سے منحرف ہو کر کسی دوسرے شخص سے وہ چیز خرید لیتا ہے ۔

4 بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی تیسرا آدمی فروخت کار کو خراب کرنا چاہتا ہے ، وہ خریدار کے پاس آکر کہتا ہے کہ میں تجھے وہی چیز اس سے ارزاں قیمت پر مہیا کرتا ہوں ، تم اپنا زر بیعانہ میرے کھاتے میں ڈال کر مجھ سے وہ چیز خرید لو، اس طرح وہ اپنے وعدے سے منحرف ہو جاتا ہے حالانکہ فروخت کنندہ کو اس دوران فروخت کردہ چیز کی زیادہ قیمت ملتی تھی ، لیکن وہ اپنے وعدے پر قائم رہا، اس طرح فروخت کنندہ کو نقصان ہوتا ہے ۔

ایسے حالات میں کیا کیا جائے ؟ آیا خریدار یا فرخت کار کو اس طرح دھوکہ ، فراڈ اور ایک دوسرے پر ظلم و زیادتی کرنے کی کھلی چھٹی دے دی جائے یا ان کا کوئی باعزت حل نکالا جائے تاکہ مظلوم اور ستم زدہ انسان کے نقصان کی کچھ نہ کچھ تلافی ہو۔ حالات کے تبدیل ہونے سے احکام بھی بدل جاتے ہیں ، ہمارے رجحان کے مطابق ایسے حالات میں جب ایک دوسرے پر ظلم ہو رہا ہو، خریدار کا بیعانہ ضبط ہونا چاہیے ، اسی طرح فروخت کنندہ سے دوگنا زر بیعانہ وصول کیا جا سکتا ہے ۔ ہاں اگر کسی مجبوری کی وجہ سے سودا فسخ کرنا پڑے تو فریقین کو فراخدلی کا مظاہرہ کرنا چاہیے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے : ’’اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو فروخت کرتے وقت نرمی کرتا ہے ، خریدتے وقت نرمی کرتا ہے اور جب تقاضا کرتا ہے تو بھی نرمی کرتا ہے ۔[4] فروخت کار کی نرمی یہ ہے کہ اگر خریدار اپنی کسی مجبوری کی وجہ سے سودا فسخ کرنا چاہے تو وہ اس کا زر بیعانہ فراخ دلی کے ساتھ واپس کردے ۔ ’’بحق نقصان‘‘ ضبط نہ کرے ، اسی طرح خریدار کی طرف سے نرمی یہ ہے کہ اگر حالات سے مجبور ہو کر فروخت کنندہ اس بیع کو ختم کرنا چاہے تو فراخدلی کے ساتھ اس سودے کو ختم کردے اور اس سے دوگنا زر بیعانہ کا مطالبہ نہ کرے بلکہ صرف اپنی دی ہوئی رقم ہی واپس لے ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے کاروباری معاملات صحیح طریقہ سے چلانے کی توفیق دے ۔ آمین

---

[1] ابن ماجہ، التجارات : ۲۱۹۳۔

[2] ابوداؤد، البیوع : ۳۴۶۰۔

[3] ارواء الغلیل ، حدیث نمبر ۱۳۳۴۔

[4] صحیح بخاری، البیوع : ۲۰۷۶۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر: 247

محدث فتویٰ